بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان143516ضلع گورداسپور(پنجاب)انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیرون عرب جارحیت کے مرتکب مخالفین سے ہونے والی جنگوں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا، بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور خلافت میں ہونے والے واقعات کے تذکرہ کے تسلسل میں آج شام کی جانب ہونے والی پیش قدمی کا ذکر ہو گا۔

جب آپؓ باغی مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہو گئے اور عرب مستحکم ہو گیا تو آپؓ نے بیرونی جارحیت کے مرتکب مخالفین میں سے اہل روم (ملک شام (موجودہ شام یا سیریا) کی حکومت کو سلطنت روم اور وہاں کے بادشاہ کو قیصر روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔) سے جنگ کرنے کے متعلق سوچا مگر ابھی تک کسی کو اِس سے آگاہ نہ کیا تھا۔ اِسی غور و فکر کے دوران حضرت شُرَحْبِیلؓ بن حَسَنَہ آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؓ شام میں لشکر کشی کے بارہ میں سوچ رہے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا! ہاں، ارادہ تو ہے مگر ابھی کسی کو مطلع نہیں کیا۔ تم نے کس وجہ سے یہ سوال کیا ہے؟ آپؓ عرض کیا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھی ہے نیز مندرجات پیش فرمائے۔

حضرت ابو بکرؓ نے لمبی خواب سن کر ارشاد فرمایا: تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں تم نے اچھا خواب دیکھا ہے اور اچھا ہی ہو گا اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ! تم نے اِس خواب میں فتح کی خوشخبری اور میری موت کی اطلاع بھی دی ہے، یہ بات کہتے ہوئے آپؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس کے بعد آپؓ نے ان کے خواب کی مکمل تعبیر بیان فرمائی جس میں فتوحات کی تفصیل اور آپ کی وفات کی خبریں تھیں۔

بہر حال جب آپؓ نے فتح شام کے لئے لشکر تیار کرنے کا ارادہ کیا تو آپؓ نے مشورہ کے لئے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص،

حضرت ابو عُبیدہؓ بن الجرّاح اور اہل بدر میں سے کبار مہاجرین و انصار نیز دیگر صحابہ کو طلب کیا، جب یہ اصحاب آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ نے ارشاد فرمایا؛ اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں، اعمال اُن کا بدلہ نہیں ہو سکتے، اِس بات پر اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرو کہ اُس نے تم پر احسان اور ایک کلمہ پر جمع کیا... آج عرب ایک امت، ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، میری رائے یہ ہے مَیں اُن کو رومیوں سے جنگ کے لئے شام بھجواؤں، جو اُن میں سے مارا گیا وہ شہید اور جو زندہ رہا وہ دینِ اسلام کا دفاع کرتے ہوئے زندہ رہے گا۔

حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا: اللہ کی قسم! بھلائی کے جس معاملہ میں بھی ہم نے آپؓ سے آگے بڑھنا چاہا، آپؓ اِس میں ہمیشہ ہم پر سبقت لے گئے۔ اللہ کی قسم! مَیں اِسی مقصد کے لئے آپؓ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا جو آپؓ نے ابھی بیان کیا ہے، یقیناً آپؓ کی رائے صحیح اور اللہ نے آپؓ کو صحیح راہ کا ادراک عطاء فرمایا ہے۔ تمام حاضرین مجلس نے بھی آپؓ کی رائے کی تائید کرتے ہوئے عرض کیا! ہم آپؓ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے، حکم عدولی نہیں کریں گے اور آپؓ کی تحریک پر لبیک کہیں گے۔

حضرت بلالؓ نے آپؓ کے حکم پر لوگوں میں اعلان کیا، اے لوگو! اپنے رومی دشمن سے جنگ کے لئے شام کی طرف نکلو اور مسلمانوں کے امیر حضرت خالدؓ بن سعید ہوں گے۔ ملک شام کی فتوحات کے سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے 13 ہجری میں ایک لشکر کے ہمراہ حضرت خالدؓ بن سعید کو روانہ فرمایا، ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے مرتدین کے خلاف گیارہ لشکر تیار کر کے روانہ فرمائے تو اُس وقت ہی حضرت خالدؓ بن سعید کو شامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے تیماء جانے کا حکم دیتے ہوئے اپنی جگہ سے اگلے حکم تک نہ ہٹنے کی ہدایت فرمائی تھی۔

حضرت ابو بکرؓ نے رومیوں کے خلاف جنگ کے لئے اہل مدینہ کے علاوہ دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو بھی تیار کرنا شروع کیا اور جہاد میں شمولیت کی ترغیب دلائی چنانچہ اِسی غرض سے آپؓ نے اہل یمن کی طرف بھی ایک خط لکھا اور اِسے حضرت انسؓ بن مالک کے ہاتھ بھیجا، آپؓ نے اہل یمن کو مؤثر انداز میں پیغام پہنچانے کے بعد مدینہ واپس پہنچ کر اُن کی آمد کی خوشخبری حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سنائی۔

دوسری طرف حضرت خالدؓ بن سعید تیماء پہنچ کر وہیں مقیم ہو گئے اور اطراف کی بہت سی جماعتیں آپؓ سے آملیں، رومیوں کو جب مسلمانوں کے اِس عظیم لشکر کی خبر ہوئی تو اُنہوں نے اپنے زیر اثر عربوں سے جنگ شام کے لئے افواج طلب کیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تحریری مطلع کرنے پر آپؓ نے حضرت خالدؓ بن سعید کو لکھا! تم پیش قدمی کرو، ذرا مت گھبراؤ اور اللہ سے مدد طلب کرو۔ آپؓ رومیوں کی طرف بڑھے مگر اُن کے منتشر ہو جانے کے باعث آپؓ اُن کی جگہ پر قابض ہو گئے نیز اکثر لوگ جو آپؓ کے پاس جمع تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اِس کی اطلاع دینے پر ارشاد موصول ہوا! تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے

دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ آپؓ نے لوگوں کے ہمراہ پیش قدمی کرتے ہوئے باہان نامی پادری اور اُس کی فوج کو شکست دی، بہتوں کو قتل کیا جبکہ باہان نے فرار ہو کر دمشق میں پناہ لی، اِس کی اطلاع دے کر آپؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے مزید کمک طلب کی جس پر جیش البدال نامی لشکر آپؓ کی مدد کے لئے پہنچا۔

اِس کے بعد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جنگ شام کے لئے ترغیب دلاتے رہے نیز حضرت ولیدؓ بن عتبہ کو آپؓ کی مدد کے لئے شام پہنچنے کا ارشاد فرمایا، وہ جب آپؓ کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے بتایا کہ اہل مدینہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے بے تاب ہیں اور حضرت ابو بکرؓ فوجیں بھیجنے کا بندوبست کر رہے ہیں، یہ سن کر آپؓ کی خوشی کی انتہاء نہ رہی اور اِس خیال سے کہ رومیوں کی فتح یابی کا فخر اُنہی کے حصہ میں آئے، حضرت ولیدؓ بن عقبہ کو ساتھ لے کر رومیوں کی عظیم الشان فوج پر حملہ کرنا چاہا جس کی قیادت اُن کا سپہ سالار باہان کر رہا تھا۔ گویا آپؓ نے حملہ کرتے وقت کامیابی کے جذبہ کے تحت خلیفۂ وقت کی ہدایت کو نظر انداز کر دیا اور اپنی پشت کے دفاع سے غافل ہو گئے اور دیگر اُمراء کے پہنچنے سے پہلے ہی رومیوں سے جنگ شروع کر دی۔ آپؓ دشمن کی فوج میں آگے ہی گھستے چلے گئے اِس وقت آپؓ کے ہمراہ حضرت ولیدؓ بن عقبہ کے علاوہ حضرت ذوالکلاعؓ اور حضرت عکرمہؓ بھی تھے۔ حضرت خالدؓ بن سعید اپنے بیٹے اور ساتھیوں کی باہان کے ہاتھوں شہادت کی خبر ملنے پر وہاں سے فرار ہو گئے، مزید کئی ساتھی بھی اِس کے بعد لشکر سے منقطع ہو گئے مگر حضرت عکرمہؓ اپنی جگہ سے نہ ہٹے بلکہ مسلمانوں کی مدد کرتے رہے اور باہان اور اُس کی فوجوں کو حضرت خالدؓ بن سعید کے تعاقب سے باز رکھا اور آپؓ شکست کھاتے ہوئے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ذوالمروہ تک پہنچ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اِس کی اطلاع ہونے پر آپؓ پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی لیکن بعد میں اِس کی اجازت ملنے پر مدینہ میں داخل ہو کر آپؓ سے اپنے اِس فعل کی معافی مانگی۔

حضرت خالدؓ بن سعید کی اِس ناکامی کے باوجود حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عزم و حوصلہ میں ہرگز فرق نہ آیا، جب آپؓ کو یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عکرمہؓ اور حضرت ذوالکلاعؓ اسلامی افواج کو دشمن کے چنگل سے بچا کر شامی سرحدوں پر واپس لے آئے ہیں اور وہاں مدد کے منتظر ہیں تو آپؓ نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کمک بھیجنے کا انتظام شروع کر دیا۔ آپؓ نے اِس سلسلہ میں چار بڑے لشکر تیار کئے جنہیں شام کے مختلف علاقوں کی جانب روانہ کیا۔ بطور کمک بھیجے جانے والوں میں سے پہلا لشکر حضرت یزیدؓ بن ابو سفیانؓ کی سرکردگی میں روانہ فرمایا جس کا مقصد فتح دمشق اور باقی تین لشکروں کی مدد کرنا تھا۔ اس موقع پر حضرت یزیدؓ کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ اس سے قربت حاصل کرے۔ جب تم اپنے لشکر کے پاس پہنچو تو ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ ان کے ساتھ خیر سے پیش آنا اور جب انہیں وعظ و نصیحت کرنا تو مختصر کرنا کیونکہ بہت زیادہ گفتگو بہت سی باتوں کو بھلا دیتی ہے۔ اپنے آپ کو ٹھیک

رکھو گے تو لوگ خود درست ہو جائیں گے اور نمازوں کو ان کے اوقات پر رکوع و سجود کو مکمل کرتے ہوئے ادا کرنا۔ ان میں خشوع و خضوع کا مکمل اہتمام کرنا اور جب دشمن کے سفیر تمہارے پاس آئیں تو ان کو کم سے کم ٹھہراؤ اور جلدی رخصت کر دو، انہیں اپنے لشکر کے جھمگٹے میں رکھنا اپنے لوگوں کو ان سے بات کرنے سے روک دینا۔ جب تم خود ان سے بات کرو تو اپنے بھید کو ظاہر نہ کرنا ورنہ تمہارا معاملہ خلط ملط ہو جائے گا۔ جس سے مشورہ لینا ہے اس کو پھر ہر باریک بات بھی بتانی ہے تا کہ وہ صحیح مشورہ دے سکے اور کم سے کم نقصان ہو۔ رات کے وقت اپنے دوستوں سے باتیں کرو تمہیں بہت سی خبریں مل جائیں گی۔ حفاظتی دستہ میں زیادہ افراد کو رکھنا اور انہیں اپنی فوج میں پھیلا دینا اور اکثر بغیر اطلاع دیئے اچانک ان کی چوکیوں کا معائنہ کرنا۔ جسے اپنی حفاظت گاہ سے غافل پاؤ اس کی اچھی طرح تأدیب کرنا اور سزا دیتے ہوئے افراط سے کام نہ لینا۔ شروع رات کی جو ڈیوٹی ہے وہ لمبی رکھو کیونکہ وہ جاگنا آسان ہے اس میں اور آخری رات کی باری ذرا جو ڈیوٹی ہے وہ کم ہو۔ سزا کے مستحق کو سزا دینے سے مت ڈرنا۔ اس میں نرمی نہ کرنا۔ سزا دینے میں جلدی نہ کرنا اور نہ بالکل نظر انداز کرنا۔ پھر فرمایا کہ اپنی فوج سے غافل نہ رہنا کہ وہ خراب ہو جائیں اور ان کی جاسوسی کر کے ان کو رسوا نہ کرنا۔ ان کی راز کی باتیں لوگوں سے نہ بیان کرنا۔ ان کے ظاہر پر اکتفا کرنا بیکار قسم کے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا۔ سچے اور وفادار لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔ دشمن سے مڈھ بھیڑ کے وقت ڈٹ جانا۔ بزدل نہ بننا ورنہ لوگ بھی بزدل ہو جائیں گے۔ مال غنیمت میں خیانت سے بچنا یہ محتاجی سے قریب کرتی ہے اور فتح و نصرت کو روکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک مکمل لائحہ عمل ہے جو ہر لیڈر کے لئے ہر عہدے دار کے لئے کام کرنے کے لئے عمل کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔

دوسرا لشکر ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے نیز خلافت راشدہ کے مشہور سپہ سالار حضرت شُرَحْبِیْلؓ بن حَسَنَہ کا تھا جبکہ تیسرا لشکر امین الامت نیز عشرۂ مبشرہ میں شامل خوش نصیب حضرت ابو عُبیدہؓ بن الجرّاح کا تھا جن کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ نے عرب کے شہ سواروں میں سے ایک عظیم شرف و منزلت رکھنے والے شخص حضرت قیسؓ بن ہُبیرہ کو بھی روانہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا: یہ باقی ذکر ہے اور آئندہ چلتا رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مؤرخہ 12/ اگست 2022ء کو ربوہ میں شہید ہونے والے دارالرحمت کے رہائشی مکرم نصیر احمد صاحب ابن عبد الغنی صاحب کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.